

ششمی

عَدْلُ خَیْطَانِ کَبیری

از

پروفیسور مولانا محمد عبد القوی فانی

ایم، اے

نژادہ حصولی ڈاک

قیمت دو روپے

عدلِ جہان گیری

ارمغانِ سلوڑ جوہلی

بہ حضورِ بندِ گانِ عالی

سلطان العلوم نیر اکرا اللہ بانی نرس۔ سپہ سالار۔ آنحضرت جاہ۔ منظر الملک فی الممالک نظام الدولہ
نظام الملک لفیٹنٹ جنرل نواب سر میر عثمان علی خان بہادر۔ فتح جنگ۔ چانسلر
مسلم یونیورسٹی علیگڑھ۔ فرمانروائے ممالک محروسہ دکن و ہزار حسلہ امشد ملکہ و سلطنت
انہ

محقق عبدالقوی فانی۔ چشتی صابری۔ ایم اے (علیگ)۔ وقار الملک گولڑہ دست
سابق پروفیسور فارسی و عربی۔ گورنمنٹ مائیس کالج ناگپور و مدرسہ تجلہ رہمن اہلی البیان۔
معلم شعبہ فارسی وار دو۔ جامعہ لکھنؤ ۱۹۳۷ء

ذبحہ خان صاحب الطبع اسی کی پورس تچا شیک

پتہ: اسی کی پورس

مجموعہ لکھنؤ

انڈیا ڈپارٹمنٹ

(الف)

فہرست مضامین عدل جان گیری

حصہ اول

(نثر پارسی)

مضمون

نمبر شمارہ

صفحہ

۱
۲
۳
۴
۵
۶

۲۷۳۵۶	۳۳۰۰۰	۲۷۳۵۶
۳۳۰۰۰	۳۳۰۰۰	۳۳۰۰۰
۳۳۰۰۰	۳۳۰۰۰	۳۳۰۰۰

- ۱ تہذیب
- ۲ عرض
- ۳ سبب تصنیف کتاب
- ۴ نوائے فانی
- ۵ ذکر گلزار عثمانی

حصہ دوم

(نظم پارسی)

۷
۸
۹
۱۰

- ۱ حمد
- ۲ نعت
- ۳ مدح خلیفہ اول
- ۴ " " دوم

(ج ب)

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۲۲	مدح خلیفہ سوم	۵
۲۶	چہارم	۶
۲۹	مناقب اہل بیت	۷
۳۵	شہنشاہ جہان گیر	۸
۳۷	تشنق سعد اللہ خان کو تووال بازن ہندوے کتخدا۔	۹
۳۹	پہ شکار رفتن شہنشاہ جہان گیر مع ملکہ نور جہان بیگم۔	۱۰
۴۱	بازگشت شہنشاہ و ملکہ از شکار گاہ۔	۱۱
۴۲	زیخیر عدل۔	۱۲
۴۳	استفسار شہنشاہ۔	۱۳
۴۸	بازگشت مستغیثہ۔	۱۴
۵۰	رفتن شہنشاہ از پس آن ضعیفہ و آمدن کو تووال بہ خانہ اش۔	۱۵
۵۲	غتاب شہنشاہ بہ کو تووال۔	۱۶
۵۳	ربانی جستن کو تووال از شہنشاہ۔	۱۷
۵۶	گرفتاری کو تووال۔	۱۸
۵۸	طلب کردن شہنشاہ پیرزن را۔	۱۹
۵۹	شادمانی اہل شہر بہ عدل شہنشاہ۔	۲۰
۶۰	پوزش شہنشاہ و نواز شہائے شہنشاہی بہ آن پیرزن۔	۲۱

(ج)

صفحہ

مضمون

نمبر شمارہ

۶۲

۲۲ قتل کو تو ال بہ حکم شہنشاہ و آفرین رعایا۔

حصہ سوم

(انگریسی و اردو)

۲۰

۱ نقل چند تبصرات و آراء سے ناقدانہ برگزار عثمانی۔

حصہ چارم
(انگریسی)

۱

۱ تہذیب۔

۲

۲ سبب تصنیف کتاب۔

۳

۳ خلاصہ حکایت ثنوی۔

۵

۴ التماس مصنف۔

۶

۵ ذکر برگزار عثمانی۔

۶

۶ مختصر سوانح حیات مصنف۔





تہذیب

درین مثنوی یکے از وقائع تاریخی نصیحت و عدالت حضرت ابوالمنظرفورالین محمد جہانگیر صاحب قباں ثانی شاہنشاہ ہندوستان در سلطنت نظم در آورده ام و دوران و انمودہ ام کہ یکے از سلاطین عالیہ اسلام و امر مظلومیت زنی بیوہ ہنود از قوم گھسری را بہ مقابلہ یکے سلم با اقتدار کہ کو تو ال شہر بود چگونہ داو عدالت گستری و رعایا پروری دادہ خرسندی دکامرانی بخشید۔

اگر کتب تواریخ بہ دیدہ حق بین نگریستہ آید جنین امور عدالت پروری و کرم گستری بادشاہان اسلام را ہمیشہ نظر امتیاز بودہ و نیز درین ایام اگر کسی پرورش دادہ کہ واقعات دادگری و کہتر نوازی ملوک ماضیہ اسلام و درین خاک ہندوستان بہ چشم خود بہ بیند باید کہ در ذوات مجتمع الصفات شاہانہ اعلیٰ حضرت بندگان عالی حضور نواب سر میر عثمان علی خان بہادر شہر یار ممالک دکن و برادر خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ بنگرہ۔

الحق در کارناہائے دولت پناہی خدیو مظفر میزان عدل اسلامیہ بہمان گیری بہ بہمان آب و تاب امروز ہم ضوفاشان و جلوہ افکن نگریستہ می آید۔

این گدائے گوشہ نشین زاویہ نمول بہ صد ادب مثنوی حاضرہ خود را بہ تقریب سیدہ حشیمین شاہانہ (سلو رجوبلی) اعلیٰ حضرت ظل سبحانی بہ طور ہدیہ محقر بہ بارگاہ خسر و دکن نذر می گذرانند۔
شاہان چه عجب گرنہوازند گدا را

بیچ میسر۔ محمد عبدالقوی فانی
دفتر النساء۔ محمود گری نکتہ

عرض معروض خسروی اعلیٰ حضرت شہر ایہ ممالک کن و برابر لائزالت شمسوں

اقبالہ بازغتہ

وقتیکہ در ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء اعلیٰ حضرت حضور نظام نزول اجلال در بلدہ لکنؤ فرمودند
مرا میں اضعف الجبادیک گلدستہ موسوم بہ "گلزار عثمانی" را کہ مجموعہ قصائد پارسی بود بہ پیشگاہ
اعلیٰ حضرت قد قدرت پیش کرد۔

بہ نوعیکہ ممالک محروسہ و کن و برابر را شریف فرمان روائی سرکار گردون اقتدار حاصل
است و بر آن بہجت افتخار و امی دارد و مملکت شعر و سخن نیز فخر زیر نگین بودن اعلیٰ حضرت نماید
بنابرین مرا میں گدلے تھی دست بے ساز و برگ از بارگاہ خاک اشتباہ حضرت ظل اشرف
سر سستی شاہانہ رامتوق بودہ۔

آنانکہ خاک را بہ نظر کمیہاکنسند

آیا بود کہ گوشہ چشمی بہ ماکنسند

اکنون در سنہ ۱۹۳۲ء نیز مرا میں احقر الجباد عزمت و افتخار پیش کردن یک نور بان کم مایہ
اعنی قصیدہ پارسی موسوم بہ "آئینہ عثمانی" بہ موقع جشن سیمین شاہانہ حضور بندگان عالی
باشنوی "عدل جهان گیری" در بارگاہ خسرو گیتی خداوند حاصل نماید و بہ زبان حضرت
لسان العیب می سراید۔

مباد این جمع را یارب غم از باد پریشانی

خبر زلفت بہ نام ازید کنون مجموعہ دلہاست

دعا گوئے دولت آصفیہ

اقل انامہ
محمد عبد القوی خان



سبب تصنیف این مثنوی

اذا آن که درین ایام در جمیع اقطار مملکت وسیع هند در همه طوائف هنود و مسلم تلمی و کشیدگی تعلقات باهمی یونما فیوما در تزاوند و افزونی است و چون در اسباب و عطل آن آویزش باهمی عمیق النظری و ژرف نگری کرده آید چنان هویدا گردد که اہم اسباب قلع لطف و محبت ما بین شان چند امور ذیل بوده -

اول آنکہ عصبیت فرقه پروری اکثریت برادران وطن کہ پیداوار مملکت عهد کنونی است بسبب بیشتر نزاعها و مفاسد است کہ با وجود کوشش برخی از بزرگان مسلم و ہنود در ہمہ طول و عرض کشور ہند و اداری و اتحاد و اتفاق باہمی را بہ باد داده است -

دوم آنکہ کتب تواریخ امروزہ و دیگر کتب افسانہا و تمثیلا (ڈراما) وغیرہ کہ بعبید از حقیقت و راستی اند تعصب و منافرت باہمی را چندان افزون نموده کہ امرے از امور مذہبی وغیر آن چنان نیست کہ خالی از آن باشد -

این واضح است کہ در چین کتب سائمرہ و دائرہ دیدہ و دانستہ حکومت سلاطین اسلامیہ ہند را بہ طرزے کہ بس خوش نما و دل فریب است بہ نوع گوناگون در رنگ متعصبانہ و ظالمانہ پیش کرده - حالانکہ حقیقت این است کہ عهد حکومت آنها ہمیشہ در رعایا پروری و عدالت گستری معروف و ممتاز بودہ - بنا برین اشد ضرورت مقتضی آن شد کہ مرآن واقعات مستندہ تاریخی را از حکومت و فرمان فرمائی سلاطین اسلام ہم رسانیدہ بہ نظر نسلمائے حاضرہ برادران وطن و آرام کہ نصیحت و عدالت آنها را شاہرہ نمایند و غور کنند کہ شاہان اسلام چہ خوبیہا داشتند کہ ہمہ رعایا بلا تفریق مذہب و ملت

وفا و در جهان نثارشان بودند و در سایهٔ عالمتاب آفتابها همه با محبت و الفت بر او رانند
زندگی بسرمی کردند که افسانها سے آن در اوراق تاریخ زندگی جاوید حاصل کرده و تا حال
زبان زود خواص و عوام است -

این مثنوی در این سلسله نقش اول است که در نظم دلکش پارسی به رنگ فردوسی ہدیہ
ہنظرن کرده شد۔ و منشایش ہمین است کہ ہمان دیرینہ تعلقات بر او رانند باہمی را باز زندہ
کند۔ وہ تشکیل یک ملت ہندیر کہ مشتمل بر جمیع اقوام و ملل و مذاہب مختلفہ ماورہند یا شد
اعانت نماید و حجابات تعصبات بیجا را کہ پرودہ پوش حقیقت شدہ بر طرف سازد۔

فانی



نوائے فانی

اگر مردمان ہندو میں مساعی محقرہ مصنف را کہ در این مثنوی بہت استخاد ہنود و مسلم و نیز برائے ازالہ اثرات مسموم غلط اندر اہما سے تاریخی کہ نتیجہ افس غیر از تخریب و تفریق باہمی امر سے دیگر نتوان شد یہ کار بردہ بہ نظر استخوان و پسندیدگی نگریتند۔ وہ بہ دست انصاف مر این بندہ غیر با سر بلند می بخشیدند۔ دیگر نیز بہ وسیلہ مساعی جمیلہ و محازن کتب تحقیق و تفتیش کردہ چنین جواہر پارہائے پیش بہار را بہ دست آوردہ ہدیہ ناظرین می نماید۔

از آنکہ مصنف در تنظیم و تدوین مثنوی ہذا نیلے محنت و زحمت شاقہ کشیدہ و نیز در طباعت و درستی آن زیر بار مصارف کثیر شدہ۔ لہذا خواست از مہاں وطن آن است کہ نہ محض بہ آرا سے زرین ناقدا نہ خودشان ہمت افزائی این بندہ حقیر نمایند بلکہ بہ امداد پول ہم نیز و بخشند تا ادبہ لغات شیرین پاری سحر آفرین خوشبختی در فضا سے نفاق آگین و نزاع رہودہ ہند را یہ جذبات مخلصہ الفت و محبت متلاطم نماید کہ ازان متوج جذبات استخاد انگیر بر قلب مستعدہ ہنود و مسلم بہ نقطہ اتصال وحدت رسیدہ در امور ترقی ملک و فلاح یک ملت ہندی متی اسخمال شوند۔ و در ثمرات و نتائج آن باز سوسے رواداری دیرینہ و الفت و محبت برادرانہ آبا بگرایند۔ مصنف نیز بدین وسائل مستحسنہ کامیاب مقاصد گردود کہ ما حاصل زندگانیس چہن است پس

فانی

ذکر گلزار عثمانی

در خاتمه مثنوی ہذا تبصرات و آراءے ناقدانہ بعینے از فضلاء صحافت بنگار
و ادبائے بلاغت شعار و سرآمد روزگار کہ مرابن بندہ را موصول شدہ است
در سبک اندراج آوردہ شد تا بدان اندازہ گرفتہ آید کہ گلزار عثمانی و حشمت
آن دعا علی طبقات علمی بہ چه نظر گریستہ می شود و چه قدر و منزلت دارد۔

فانی



تصحیح اغلاط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۸	زآب	زآب
۹	۷	شود زان	شوی با
۱۹	۴	گردش سہر و ماہ	دور صبح و مسا
۲۷	۹	دین ماہ	دین چو ماہ
۳۱	۱۳	یکے آیت ہر ات	ہر ات یکے آیت
۳۱	۱۴	آزان مشکل دین	کہ دین را ازان مشکل
۳۳	۱۵-۱۶	جسٹین	سبطین
۳۵	۱۴	ہے امر و نہی ہد	ہدے امر و نہی ہد
۳۶	۱	فروزان	فروزان
۴۰	۱۵	تنگار	کار
۴۱	۱۴	بہرزد	بہرزد
۴۳	۱۴	حلوہ خرم	خرم حلوہ
۵۱	۲	زین ہر د اور	خاندانیہ نیز
۵۵	۱۱	گردی سرہ م	داک گردی
۶۱	۱۳	ہگوئی کاب	ہگوئی کہ
۶۲	۶	گردند	گردند

ERRATA

PAGE	LINE	ERROR	CORRECTION
Contents. Part II.	2	to prophet	to the prophet
11	3	Scholors	Scholars
19	13 30	to Prophet bringing the Hindus,	to the Prophet bringing Hindus
25. No. 8.	3	I. C. S.	C. S. I.
30. No. 16.	11	pro-pective.	perspective.



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد خدا کے تعالیٰ اجل شانہ

ہے نام خدا نیکہ جان آفرید
ہے دانش ہمہ آخستہ جان نمود
بدین چارگوہر جهان شد پدید
ہے ہر سو سے گیتی اگر بستگری
ہمہ حنائت و ہر حکم شناس
گئے آب رومی کند ماہ رو
اگر چند پڑمایہ باشد خسرو
ہے نیرو سے دانش خداوند پاک
ریاحین ہم از خاک کردہ پدید
وجود خداوند جان آفرین
چگونہ بہ کن در نہادہ کلید
فلک را بہ گردش ہمہ مایہ

زمین آسرد و زمان آفرید
ہے گیتی ازان است بست و کشود
ہمہ شے بدین رشتہ اندر کشید
ہے انا تو از چارچون بگذری
بدین چارو یوار سنگین اساس
گئے ز آب گوہر نساید نمود
ہے اندازہ از بزدی کے رسد
گل و لاله آوردہ از تیرہ خاک
ہمہ خار بن را بہ گل در کلید
نمایان ہے ہر سو سے عالم بہ بین
کز ان حرفت و ذکر و گیتی پدید
زمین را بہ آرام پس را پدید

۱۳۵۶ عاشر ۱۳۵۶ اشارہ ہے آیت کریمہ کی طرف۔ کن کھٹکائی (جو واپس وہ ہو گیا)۔

بہ آرام و گردش خداے بہان
 نہ بینی کہ چون کرد بزوان پاک
 اگر چند خاک است ناز و نژند
 کزین خاک بینی ہمہ مایہ
 فلک را از انجسم ہمہ مایہ داد
 پتختم اندرون وادیر کردگار
 شکم مہد تنگ است و تار یک جائے
 بہ ہر ذرہ را از بزوان بہان
 بدوانائیش کے توانی رسید
 بہ ہر نیک و بد رہنائی از دوست
 نہ در کار عالم پر آگندگی
 بہ را از بزرگی آن بے نیاز
 مناجات کن تا منجات و بہ
 خدائیکہ شمار و آمر زگار
 بگردید ز بہر بہان کردگار
 ز کتھش چہ پرسی کہ جان آفرین
 پر آگندہ کارش ہمہ سو بہ سو

بہ آرایش آرد ہمہ کون فکائن
 ز شمع مسہ و مسر تا بندہ خاک
 نہ شاید کہ بیسنی و راستمند
 بہ گیتی درون تو است پیرایہ
 نہ میں را از گل نیک پیرایہ داد
 بہ دانش نہادہ گل و برگ و باد
 چنین را دوران است نشوونگے
 بہ در یافتش نیست تاب و توان
 طلسمات گیتی نداد و طلبید
 بہ گیتی درون روشنائی از دوست
 نہ بینی کمی نے فنسرا پندگی
 یکے حرف گفتن نہ ات برگ ساز
 ز در پاسے بخشش براتت و بہ
 ہویدا کن و دیر لیل و نہار
 و خست وجود تو مینو بہار
 ہمین کتھہ دارہ و کہ کتھش مبین
 ازین پے برمی تارسی سوے او

سلہ بہان ہی اسی آیت کی طرت اشارہ ہے جس کا ذکر اوپر گذرا۔ مراد عالم موجودات۔

من و تو ترمی کند ز جدا
 رسیدن لا اگر نمودی جود
 تو خود بین شدستی از آنی جدا
 به خود می کشد لطف پروردگار
 به نزد یکیش چون کنی آرزو
 تو یک قطره هستی ز بحر وجود
 به یک نقطه کردی خدا را جدا
 چنان حسد کن تا به دریای
 ازین بگذری تا تو بسنی خدا
 همسانا رسی تا به بزم حضور
 خودی است ترا هست و احم بلا
 نه در دهر بگذاردت خوار و زار
 نتابی به یک دم ز رویش تو رو
 ازانت بود ساز و برگ نمود
 بگردایش تا شود زان خدا
 وارند به خواری تو کمتر کسی

نعت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم

رسول عرب شاه عالم پناه
 اگر بنگری سز تو لاک را
 زمین و زمان راست زو پای
 ز معلول اول جهان آفرین
 به حکم خداوند جان آفرین
 فروزنده برسان خورشید و ماه
 ز قدرش نهی کم تو افلاک را
 مه و مهر را ز دست پیرایه
 هویدا نمود آسمان و زمین
 چو آمد به دهر اندرون شاه و دین

۱۰۰ اشاره ہے کہ لایزالہ کی طرف جس سے مراد نفی معبودان باطل ہے۔ دوسرے مصرع میں **إِلَّا اللَّهُ** کی طرف اشارہ ہے جس سے مراد اثبات وجود باری تعالیٰ ہے جو اس کے قرب کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

۱۰۱ اشاره ہے حدیث قدسی کی طرف۔ **كَوْلَاكَ مَا خَلَقْتَ إِلَّا خَلَقَ** (اسے محمد اگر نہ پیدا کرتا میں آپ کا) تو نہ پیدا کرتا میں کائنات)۔

رسول خدا شاہ گیتی پناہ
 پرانگندہ شد اہل بدعت ہمہ
 ہمہ کردہ توحید را آشکار
 ہمہ شہرک را بچہ دین کندہ شد
 مکارم شدہ در جہان منتشر
 ہمہ کار محمودہ گشتہ پدید
 محمدیہ انگشت معجز بنا
 گواہی دہد سوسمارش کہ بان
 ہمہ سنگت و خارا بدور ہناست
 بدین نکتہ بینی تو جاہ و فرش
 مرا و ترار ہنسانی از دست
 ہمہ کرد اصنام یکسر تباہ
 نہ بگذاشت زانہا شبان و رومہ
 بہ گیتی درون سرور نامدار
 خدا ہر کہ بودہ کنون بندہ شد
 ز کار ذمیمہ بنانندہ اثر
 سر اہل بدعت بہ ہر سو پرید
 تن ماہ را کرد از ہمسجدا
 محمد رسول خدا سئے بہان
 ز اسرار پنهانش پردہ کشاست
 بہ یک مشت نان سیر شد لشکرش
 جہان را ہمہ روشنائی از دست

۱۔ مجزۃ شق القمر کی طرف اشارہ ہے۔ ۲۔ یہ ادس سجزہ کی طرف اشارہ ہے جبکہ سوسمار (گواہ) نے آپ کے رسالت کی گواہی دی تھی۔ ۳۔ اشارہ ہے آپ کے اون معجزات کی طرف جبکہ کنکریاں آپ کے دست مبارک میں نیسج پڑھتی تھیں اور پہاڑ اور پتھر آپ کے رسالت کی گواہی دیتے تھے۔ ۴۔ غزوہ خندق (جنگ احزاب) میں تین روز سے صحابہ مع حضور کے ہو گئے تھے۔ حضرت جابر نے یہ حالت دیکھ کر رسول خدا صلعم کو کھانے کی دعوت دی۔ حضور نے کل صحابہ کو مدعو کر دیا کل کھانا تین سیر خجرا کا آٹا اور ایک بکری کا بچہ تھا۔ آپ کی برکت سے سارے لشکر نے سیر جو کر کھایا اور کھانا پھر بھی بچ رہا جو ہمسایوں کو تقسیم کر دیا گیا۔ برکت طعام کے معجزے حضور اقدس سے کئی بار ظاہر ہوئے ہیں۔

اگر بخت گنی میم را از میان
 یہ قرآن ہمہ گنج اسرار اوست
 یہ گنجش رسیدن نہ آسان بود
 ہمہ لوح طہ و یقین بخوان
 زہستی آن مرد نیکو نہاد
 یہ فرمان شاہِ رسلِ بگروی
 چو گردیدہ در نیکی رہنمون
 مساوات کو زیور برتری است
 مساوات شد ختم بر دین حق
 بہ چین و بہ ژاپن بہ المان اگر
 نہ رو نما ازان بہرہ یافتہ
 درخت است اسلام بچوے بار
 گداگر امامت کند در نماز
 یہ مسجد بیا۔ صف اہل نماز
 یہ صف اندرون بادشاہ و فقیر
 ہلک رہا شد در ان برتری
 مساوات اسلام شد بے نظیر
 بہ احتساب صدر اتو بینی عیان
 نیادی رسیدن بہ غرضش ز پوست
 ہمانا کہ وسکت بہ رہ پڑ مرو
 بہ مدح حسد او نہ بہر دو جهان
 بہ گیہان درون است بست کشاد
 کزان کہنگیت پذیرد نوی
 مساوات کردہ بہ دہر اندرون
 ہمانا کہ اسلام را مژدہ ری است
 ازین امر حق۔ کس سخاوندہ سبق
 مساوات جوئی نہ یا بی اثر
 کزور و سبیا نیز سنخ تافتہ
 برابر پدار و ہمسہ برگ و بار
 کن اقامت دا شاہ گردون فراز
 بہ بین تا شود منکشف بر توراز
 بہ یک رشتہ ہستند ہر دو اسیر
 اگر چند آرد گدا کہتہ ری
 بہ یک صف تو بینی گدا و اسیر

۱۔ کہ اور کس قرآن مجید کی سورتوں کے نام ہیں اور یہ غیر خدا صلعم کے بھی اسمائے مبارک ہیں
 ۲۔ وراثت ۳۔ جاپان ۴۔ جرمنی ۵۔ رومۃ الکبریٰ ۶۔ روس۔

مساوات دارند شاہ و گدا
 برابر دران ہر کسے راست ہر
 بہ مذہب مساوات کردہ عیان
 اگر چند باشد شبان یازمہ
 محمدؐ شدہ رحمت عالمین
 بہ ہر کس مساوات بود است ہر
 و گز ان بہ گیتی ندر و اثر
 بہ سایہ درونش زمان و زمین
 نا شمار ہر کس گرفت است ہر
 شد از روشنی یک جہان ہر یاب
 بہ ہر پد رمی بسالہ پد
 بہ اسلام دار و مساوات ہر
 ہمہ بنی اسرا ماندر سلام
 ہمانا بہ الفت ازین بگروی
 ہتیا کنن نیکوی در مزینج
 بہ رحمت درونش کہان و مہین

بہ حکم خداوند ارش و سما
 جلد آنچه باشد ز داد و دہر
 نہ بود جان نہ گبر ان ناز ہندوان
 خدا چو فصیلت بہ ارد ہمسہ
 عوالم نمودہ جہان آفرین
 بہ اسلام کو دین داد و دہر
 مساوات اسلام شد شتر
 رسولی شہنشاہ جہان آفرین
 درختے است اسلام بر رفتے دہر
 بہ اسلام روشن شدہ آفتاب
 جہان پور و اسلام مثل پد
 اگر خاکروب است یا شاہ دہر
 بہ حکم رسول شہ نیک نام
 سلامت و در مزد نیکوی
 مر این حرف چارائست چارہ خشیج
 محمدؐ کہ پد رحمت عالمین

۱۔ بودہ مذہب کے پیرو۔

۲۔ آتش پرست۔

۳۔ سلام کے چارہ فون سے مراد ہے۔

زنانِ راہِ سحرِ بریدہ بہ دہر
 بہ اسلامِ جاری شدہ بجز
 چوتنا بید خورشید سالار دہر
 بہ گیتی درون است فرخند گیش
 در اسلام ایشان گرفتند بہر
 بہ ہر کس ز گنج ہر ساند طبق
 مٹور شدہ چہرہ ماہ و مہر
 ساؤ سمک در رہ بست گیش
 خرد کے ستو و تشش را می سزد
 بکن روز و شب پیش او بندگی

مرحمتی اثین یار غار رسول ثقلین شہنشاہ معظم صدیق اعظم

امام الکونین مقتدرے دارین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابو بکر بد مقتدرے جہان پس از سرور دین شہ انس و جان

۱۔ عورتوں کے حقوق سب سے پہلے اسلام نے دیئے۔ گل دنیا کے نواب اور موجودہ تہذیب و تمدن باوجود اپنی انتہائی ترقی کے عورتوں کو اب تک وہ حقوق نہیں دے سکے جو اسلام نے اون کو عطا کئے۔ ۲۔ جب کفار کے مظالم سے تنگ آکر جناب رسالت نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی حضرت ابو بکر صدیق کو خدا کے حکم سے اپنا دارین سفر بنایا۔ پیدل چلنے کی وجہ سے جناب رسالت آٹ کے پاس مبارک زخمی ہو گئے حضرت صدیق نے حضور اقدس کو اپنی پٹت مبارک پر بٹھا کر غار ثور تک پہنچایا۔ کفار مکہ حضور اقدس اور حضرت صدیق کی تلاش میں پھرتے پھرتے اس غار تک پہنچ گئے جن کو دیکھ کر حضرت صدیق رنجیدہ ہوئے۔ جناب رسالت آٹ نے اون کو یہ کہہ کر تسکین دی۔ لا تَحْزَنْ اِنَّ اِلٰهًا مَعَنَا (رنجیدہ نہو اللہ ہم دونوں کے ساتھ ہے) تیس شبانہ روز حضرت صدیق حضور کے ساتھ اس غار میں رہے۔ اس سفر ہجرت میں حضرت صدیق کی رفاقت کا ذکر خود خدا نے (بقیہ ما شبہ میسر)

رسولِ خدا بود و اما داد	ز صدیق دارد صداقت بنو
پناہ رسولِ جهان آفرین	ابو بکر سردارِ روئے زمین
ہم ہمراہیش بود ابو بکر ہم	بہ گرفت چون نیندھی ہم
بسے خستہ گردید و شد ناتوان	ز دورتی رہ سید اس و جان
کہ چرور و گردید خیر البشر	چو دانست ابو بکر عالی گہر
شدہ خستہ در رہ تن نازنین	بدو گفت کاے شاہِ روئے زمین
بہ رفعت شو و دوش چرخ برین	بہ دو شہم نشیند اگر شاہِ دین
کشم بار سرور بہ جان و بہ تن	اگر چہ بہ نیرو نہ آئم کہ من
ز بارش شو و چرخ بے کاخ و گنج	گران است بار نبوت ز چرخ

قرآن میں کیا ہے آیت یہ ہے۔ **لَا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَدْيَنَ وَاتَّخَذَ لِنَفْسِهِ إِلَٰهًا مِمَّا دُونَهُ فَاتَّخَذَ لِنَفْسِهِ إِلَٰهًا مِمَّا دُونَهُ فَاتَّخَذَ لِنَفْسِهِ إِلَٰهًا مِمَّا دُونَهُ** (اگر تم لوگ مدینہ کو گئے رسول کی تو کچھ پرواہ نہیں، یقیناً اللہ مدد کر چکا ہے اوں کی جیکہ کافروں نے نکالا اوں کو کہ وہ وہیں کے دوسرے تھے (یعنی بنی کے ساتھ اس سفر میں رفیق خاص ابو بکر تھے) جب دو دن فارمین تھے جب وہ (بنی) کہ رہے تھے اپنے ساتھی (ابو بکر) سے کہ تم غم نہ کرو بے شک اللہ ہم دونوں کے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے اپنی طاقت اوں پر نازل فرمائی۔ پارہ ۱۰-۱۱- سورہ توبہ۔) **رَسُولُ خُدا کا ارشاد ہے جس قوم میں ابو بکر موجود ہوں اس قوم کے لئے ابو بکر کے سوا کسی اور کو امام بننا زیبا نہیں ہے (ترمذی) یہ حاشیہ صفحہ ۱۳ کا ہے۔**

۱۱ اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ کی وفات سے آنحضرت بہت غموم تھے حضرت صدیقین نے حضور کے رنج و ملامت کو دیکھ کر اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ کا بہت کم سنی میں جیکہ وہ چہ برس کی تھیں آپ کے ساتھ نکاح کر دیا اور اسے کن رقم بھی اپنے پاس سے ادا کی۔ **۱۱** جن۔

ولیکن بہ جہا تو اسے بادشاہ
 بٹسم کٹان فخر جین و بشر
 ز گنج کبوت گران پار شد
 یکے بود در فارس لار دین
 دگر مور و در و رنج د محن
 چو در منزل کہ شدہ مہ نہان
 بہ فارس اندرون بود مار سیاہ
 بہ حفظ خداوندی اہمیت دار
 سہ مار ہر چند بد جان گزا
 بہ خود گفت سالار اہل یقین
 کہ زانو نمودم ہر تکیہ گاہ
 سر شاہ گہمان بہ زانو ہر است
 چہ افسر کہ یک محے آن دین پناہ
 بہ نہ ہر سیاہ مار آن ذمی مشکوہ
 چو دیدش شہنشاہ گیتی کشا

بر آغم مرا این کام گرد دروا
 نشستہ ابر و دوش فرخندہ فر
 دلش بخشین دیر اسرار شد
 شفیع الامم سید المرسلین
 ابو بکر صدیق شاہ زمین
 امام الامم بودہ اش پاسبان
 بدین بیم تا شہ نگر دو تباہ
 بہ پا کرد مسدود سوراخ مار
 نہ جنبید زان سید الاصفیا
 کہ جنبش کند رنجہ سالار دین
 پئے سرد و ہر گیتی پناہ
 تو گوئی بہ زانو یکے افسر است
 فزون بود از تاج خورشید و ماہ
 بہ جان و بہ تن اندرون شد ستوہ
 کہ ز ہر شہسازا بود جان گزا

۱۵ جب حضرت صدیق نے رسول خدا کو غارت خور تک پہنچایا خود اندر جا کر صفائی کی اور غار کے سوراخوں کو اپنے چادر کے ٹکڑوں سے بند کیا۔ ایک سوراخ باقی رہ گیا تھا جس میں اپنے پاؤں کا انگوٹھا لگا دیا اور حضرت کو اندر بلا لیا آپ حضرت صدیق کے زانو پر سر رکھے سو رہے تھے حضرت صدیق کے انگوٹھے میں سانپ نے ڈس دیا جس کی تلخی سے آپ کے آنسو ٹپکے حضرت بیدار ہو گئے اور اپنا لعاب ہن مبارک لگا دیا جس سے فوراً شفا ہو گئی۔

تغاب و جن در علاءش گزید	سردش از ان زہر ہارید
نگہدار بودش بہ جان و بہ تن	نترسید از مار و نر از ہر من
ز احد انترسید آن شیر نر	بدانت چون کاہ تیغ و تبر
ابو بکر بد بجز اسرار دین	بد و خسر دار و زمان و زمین
رسول خداستید الانبیا	اما مش نمودہ بہ اہل صفا
چو سالار دین رفت سوئے چنان	پراگندہ شد کار و بار چنان
فلک خواست تا بشکند کار دین	شود یکسرہ تیرہ روئے زمین
جبال ز اسلام رخ تا فتنند	سوئے راہ گفارت تا فتنند

۱۵۔ نزہت ہے نہ اذکار۔ ۱۶۔ مرض الموت میں آنحضرت نے حضرت صدیق کو اپنے بجائے نماز پڑھانے کا حکم دیا اور امامت عطا فرمائی۔ اس سے پیشتر بھی بعض موتوں پر حضور اقدس نے حضرت صدیق کو امام بنا سنے جانے کا حکم دیا ہے۔ (صحیح بخاری۔ سلم۔ ترمذی۔ ابو داؤد)۔ ۱۷۔ آنحضرت کے آخر زمانہ حیات میں اور بعد وفات بعض قبائل متر ہو گئے تھے اور چند باطل درمیان نبوت بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے حضرت صدیق نے نہایت استقلال کے ساتھ باوجود صحابہ کی مخالفت کے جو اس پر آشوب وقت میں نرمی کا مشورہ دیتے تھے اور حضرت اسامہ کے لشکر کو جس کی رعایتی کا حکم خود رسول خدا سے چلے گئے تھے موقع کی نزاکت کے لحاظ سے مدینہ ہی میں رکھتا چاہتے تھے شام کی طرف روانہ کر دیا اور خود تنہا متر قبائل کے قتال کے لئے چل کھڑے ہوئے حضرت علیؑ نے آگے بڑھ کر روکا اور کہا یا خلیفہ رسول اللہؐ ہم نے جو کچھ عرض کیا وہ فقہ مشورہ تھا۔ در نہ جو حکم آپ دین اس کی تعمیل کی جائے گی (تاریخ الخلفاء وغیرہ) چنانچہ قتال مرتدوں کے لئے فوجیں روانہ ہو گئیں۔ ایک برس کے اندر ہی عرب کے تمام اندرونی فتنے میٹ گئے۔ اور حضرت اسامہؓ کا لشکر منظر و منصور واپس آیا۔ قتال مرتدوں کی پیشین گوئی خدائے تعالیٰ نے آیت تنال میں پہلے ہی فرمادی تھی جس میں حضرت صدیقؓ ان کی فوج (بقیہ صفحہ)

ہمہ ملک شد مائل جنگ کین	ہمہ جمع گشتند اعدائے دین
بجو شہید برسان نراژدھا	ابوبکر صدیق شیرِ وعنا
پے جنگ رفتن بہ میدان کین	بہ تنہا ہی خواست شیرِ عرین
پہ شمشیر بران و گرز گران	کہ تا خوار سازد ہمہ دشمنان
کہ ماہیم آمادہ رزم و کین	عنائش گرفتند انصار دین
اگر کوہ باشد زین بر کینم	بہ اقبال شد دشمنان بھنگینم
کہ پشکیت وہمہ گرد و کین	ازد باز تا بید خورشید دین
و گرسنگ بنیاد مذہب نہاد	ابوبکر سالار پاکیزہ زاد
ابوبکر کردہ ہمہ گلستان	بتی محمد دین ریخت اندر جان

اور اون کے رفقا کو اپنا مہمب اور محبوب فرمایا تھا۔ آیت یہ ہے۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنكُمْ**
فَكُنْ دَرِينَهُ كَسَوَفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى
الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ تَوَمَّةً لَا يُلَاقِيهَا ذَلِكَ فضل الله يؤتيه من
يشاء ولا يحصى فضل الله ولا يسمع سبيل الله (اسے ایمان والوں جو شخص تم میں پھر جائے گا اپنے دین اسلام سے تو اللہ ایسے لوگ
 پیدا کر دے گا جن کو وہ دوست رکھتا ہوگا اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہوں گے۔ نرم دل ہوں گے مسلمانوں پر۔ سخت
 ہوں گے کافروں پر۔ جہاد کریں گے اللہ کی راہ میں اور نہ ڈریں گے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے یہ اللہ کی
 بخشش ہے وہ اتنا ہے جسکو چاہتا ہے اور اللہ رحمت والا اور دانا ہے۔ پارہ ۶۔ سورہ مائدہ)۔

۱۷ آنحضرت کی وفات کے بعد فتنہ ارتداد کا پہلا بنا و تون کا رونما ہونا اور جابجا جھوٹے مدعیان نبوت کا
 سراٹھانا ایسے خطرناک امور تھے جن سے اسلام سخت خطرہ میں پڑ گیا تھا مگر حضرت صدیق کی بے مثل توفیق الہی
 شجاعت اور غیر معمولی تدبیر و استقلال نے نہ صرف ان فتنوں کا خاتمہ کر دیا بلکہ دین اسلام کو از سر نو استحکام بخشا
 اور ملکی غور و غور کو امن سے بدل دیا۔

روح امیرالمومنین امام تقیین شہنشاہ عالم پناہ خداوند خورشید
و ستگاہ فاروقی اکبر ملک المنظر معالی القاب عمر بن الخطاب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عمر سرور و ہر گیتی کشا	بہ حکم اندرش گردش مہر و ماہ
ربودہ زوانا ہمسہ داوری	بہ قیصک بر نماندہ از وقیصری
ز بیم شہنشاہ رودے زمین	بہ تن می بلر زند اعدائے دین
بہ نیر و سہ داوان خیر بیل زور	ز بے داو پیشہ بر آورد شور
بہ ہمدش ہمہ زیب و سپر ایہ بود	بہ داواندرو نش ہمہ مایہ بود
فشر وہ گلہ کے ستم آن چنان	نہ بینی تو از جور نام و نشان
بہ طنالم نہ بگذاشت راہ مگریز	بہ بے داو گر ڈرہ اش تیغ تیز
اگر بودتسرم بہ میدان رزم	دور افشان یکے ابر بکورد ز بیم
بگیتی درون عدل شاہ جهان	بہ ہر جا بر آورد یک گلستان
حمیدہ خصالتش ہمہ چون چمن	بہ خلقش درون ہوج مشک عتن
بہ بخش اگر حرنے اطلال کھنم	ہمہ لوح بینی جو بارغ ارم
عمر بود و اما باقی سیر	دو بگردانش علی مرتضیٰ

۱۔ رسول خدا کا ارشاد ہے۔ اگر میرے بعد کوئی نبی جو تا قیامت عمر بن الخطاب جوتے (ترجمہ) ۲۔ شہدائے حسین حضرت
اہم کثرت ہست حضرت نبی سے جو حضرت فاطمہ کی سب سے چھوٹی لڑکی تھیں اور رسول اللہ کی صاحبزادی (قبیلہ بنو ہاشم)

کزان خویشیش بربہ ذات نبی	بے منتخبر مبد بہ شان علیؑ
حبیب خدا شرف الانبیا	عمر داد دختر چیمہ انور علیؑ
شدہ مقتدرن باشہ دین پناہ	بدین ہر و خویشی چون خورشید و ماہ
علیؑ صدر آرا کے فاروق بود	عم شایخ بہ ملک دیگر گر نمود
بد و شاد و خستہم کہان و ہین	کلامش ہمہ موجبہ انگبین
بہ عدلش ہمہ بود بارغ ارم	ز دستش روان بود بھر کرم
بہ قول و بہ فعلش ہمہ بود بہتی	بہ اسلام شد ز وہمہ فتر ہی
مہمت نمودہ بروے زمین	ہمہ راہ و رسم ہمہ ان آفرین
از و بود پیکر ما یہ دین ہی	بہ ہر کار بگرد ہنماے نبیؑ
بہ لرزہ درون بود شیر و پلنگ	ز شمشیر آن مرد میدان جنگ

کہلاقی تعین حضرت فاروق کا کماح ہوا (بخاری، فتح الباری، فریح کافی جلد دوم - تاریخ طراز مذہب مظفری -

تاریخ یعقوبی جلد دوم، مسالک شرح شرایع الاسلام، مجالس المؤمنین - ازالۃ الغین)۔

۱۱۰۰ آپ کی صاحبزادی اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ آنحضرت کے ازواج مطہرات سے ہیں۔ ۱۱۰۱ حضرت فاروقؓ جب کبھی مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے حضرت علیؑ کو اپنا نائب مقرر فرما جاتے۔ ۱۱۰۲ رسول خداؐ نے فرمایا کہ اللہ نے عمرؓ کی زبان اور امان کے دل پر حق کو قائم کر دیا ہے (ترمذی) ۱۱۰۳ آنحضرتؐ اپنے گل کامون اور جہون میں آپ سے مشورہ لیتے تھے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ میرے دو وزیر زمین و آسمان میں ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں (ترمذی)۔ ۱۱۰۴ متعدد آیات قرآنیہ حضرت فاروقؓ کی برائے کی تائید میں نازل ہوئی ہیں۔ مثلاً قیدیوں بدر کے متعلق۔ ۱۱۰۵ منافقوں کی ناز جنازہ کے متعلق۔ ازواج مطہرات کے پردہ کے متعلق۔ شراب کے حرام ہونے کے متعلق وغیرہ

عراق و عجم را تصرف نمود
 از و آتش کفر گردید مسرود
 ز گبری نمائندہ بہ ایران نشان
 بہ ایران درون جبل پڑمردہ شد
 بہ شام اندرون سکہ نام او
 بہ مصر و بہ روم از و فریبی
 ز نام عمش لرزہ بد در جهان
 عمش کرد و اسلام را آشکار
 بہ پیش درون بود و سے زمین
 عمش شاہ پیروز فرخندہ بہر
 بہ گیتی درون ثبت شد نام او
 خداوند متسکین و بہ ما یہ سود
 ز گبران بر آورد یک بار گرد
 ہمہ خار سان شد بہ رنگ چنان
 ہمہ آتش کفر انسرودہ شد
 بہ مصر و بہ روم ہمہ رام او
 بہ شام اندرون زو ہمہ شد ہی
 بہ ہیبت درونش کہان جهان
 بن از و بد و گردش روزگار
 از و بود خائف سپہ برین
 چون خورشید زد سکہ بر رخ دہر
 فلک بود جویندہ کام او

۱۱ حضرت فاروق نے ایران سے جو بیت شادی - عراق عرب - شام - مصر و روم میں توحید کا ڈھکا بجا
 اور ان کے مالک میں دین الہی کی سلطنت قائم کر دی اور دنیا کو امن و امان اور عدل و انصاف کا ایک ایسا
 نمونہ دکھا دیا جو عدیم المثال ہے -

۱۲ آپ کے اسلام لاتے ہی مسلمانوں کا غلبہ شروع ہو گیا اور عطا نہ حق کی تبلیغ ہونے لگی - مسلمانوں نے
 بیت اللہ کا آزادی سے طواف کیا اور نثار ادا کی -

مناقب عالیہ مبدیہ و ایمان جامع قرآن مرکز ایتقان حضرت ذی النورین ممدوح سرور کونین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زبان ت بریزد و شکر ہر زمان	ز عثمان اگر حرف خواند زبان
ہمہ کجس جو دست و ابر کرم	دو سہ حرف اسم امام اکام
سوسے پنج تن پاک باشد مشیر	دو سہ حرف آن شاہ آفاق گیر
بہ فرمان دارند آسمان	کلام ملائکہ ہمہ مدح شان
بہ مدح خداوند تجلیل و شان	ہنشتہ ہمہ لوح ہفت آسمان
بہ ہر قطرہ جو دشمنیک نام	بہ دریا و رون نیند زینبی تمام

سلاہ قرآن شریف عہد نبوی میں مرتب ہو چکا تھا اور حفاظ کو زبانی یاد تھا قرآن کی وہ کل تحریریں جو اس عہد کی مختلف مروجہ چیزوں پر خود آنحضرت نے لکھوائی تھیں، حضرت عمرؓ کی تحریک پر حضرت حدیث کے حکم سے بہ کوشش صحابہ کرام ترتیب نبوی کے مطابق ایک مصحف کی شکل میں محفوظ کر دی گئیں۔ عہد عثمانی میں چونکہ فتوحات کا دائرہ بہت وسیع ہو گیا تھا۔ مختلف قوموں کی مختلف قراروں سے جو تحریریں بھی آنے لگی تھیں اختلاف و انتشار شروع ہو گیا تھا۔ حضرت عثمان نے با اتفاق حفاظ صحابہ اسی عہد مدنی کے مصحف کی جو کمال و مستند تھا بہ نعت قریش نقلیں طیار کر کے سلطنت کے مختلف مرکزوں میں بھیج دیں اور اس طرح اختلاف قرأت وغیرہ کا خاتمہ کر دیا اسی لئے آپ جامع قرآن مشہور ہوئے۔ مسلمانوں پر آپ کا یہ بڑا احسان ہے کہ آج کتاب اللہ بلا کسی تحریف و تبدل و کمی بیشی کے صحیح ترین قرأت کے ساتھ جو خود سرکارِ دو عالم کی نقلی جا سے انھوں میں موجود ہے۔ خلا خود فرما ہے۔ **لَمْ يَلْحَقْنَا فِيهَا فِئَةً لِيُنْزِلْنَا وَلَا نَكْتَلُ فِيهَا مَاءً** (بے شک ہمیں نے قرآن اُتارا ہے اور بے شک ہمیں اُس کے نگہبان ہیں بارہ ۱۳۔ سورہ الحجرات)۔

زعثمان چہ پرسی کہ آن پاک دین
 چنان گرتوخواہی بہ عثمان گرے
 ہر آن کو زعثمان بزمیدہ بہ دہر
 کہ جنت خریدہ است آن پاک دین
 رسول خدا مفسر جن و بشر
 کلام حق را جمع عیش و شمان بنود
 زتدبیر آن شاہِ مسلم و حیا
 زعثمان بجزئی ہر را ز دین
 رہ دین نمودہ بہشت برین
 چنان است در ملک آن نیکے
 زجنت نباشد و را تیج بہر
 دوسہ بار از سید المرسلین
 مرتب نمود است قرآن اگر
 بہ ہر سو یکے باب رحمت کشود
 چو لوح فلک شد کلام خدا
 کہ بینی بہ دستش تو جمل امتین

صلوات حضرت کو مدینہ شریف لائے پر معلوم ہوا کہ شیرین کنوین کا پانی یہودی گران قیمت پر بیچا کرتا ہے حضور نے کہا۔
 جو شخص اس کنوین کو خرید کر خدا کے لئے وقف کرے اس کو جنت ملے گی۔ حضرت عثمان نے اس کو خرید کر وقف کر دیا۔
 مسجد نبوی کے قریب زمین بیک ہی تھی۔ رسول خدا نے فرمایا کہ جو شخص اس زمین کو خریدے کسی مسجد میں شامل کرے
 اس کو جنت ملے گی۔ حضرت عثمان نے وہ زمین بیس کھپیس ہزار روپیہ میں خرید کر مسجد میں شامل کر دی۔ عذرہ بنو ک
 میں رسول خدا نے فرمایا کہ جو شخص اس لشکر کا سامان درست کر دے گا اس کو جنت ملے گی۔ حضرت عثمان نے
 عرض کیا ایک سواد نٹ مع ساز و سامان کے دون گا۔ حضور اقدس نے پھر اسی طرح دو مرتبہ فرمایا اور ہر مرتبہ حضرت
 عثمان نے دو سواد زمین سواد ثون کا اضافہ کیا۔ چوتھی مرتبہ جب رسول خدا نے پھر یہی ارشاد کیا حضرت عثمان اپنے
 گھر گئے اور ایک ہزار اشرفیان لاکر رسول خدا کے واسن میں ڈال دیں۔ حضور اقدس ان اشرفیوں کو ایک
 ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر ڈالے تھے اور فرماتے تھے کہ آج کے بعد عثمان جو بھی چاہے کریں کوئی کام
 ادا نہ کرنا نہیں ہو سکتا۔

دل پاک عثمانؓ شدہ سببِ راز
تو اسلام را اگر سجوانی مشن
سرش را بر پیکند از روئے کین
یکے بعد دیگر دو دخت بنی
ز دو نور سالار اہل یقین
ہمہ دودہ اش مثل چرخ برین
ز عثمانؓ چہ پرسی کہ بد چون شہاب
چو صفتیق دار دہمہ برگ و ساز
بین عام در اسم شاہِ زمن
نگر و پید از حکم سالارِ دین
رسیدند در عتد آن متقی
شدہ قلب عثمانؓ بہشت برین
منور شد از نور سالارِ دین
شیاطین گشتند در پیچ و تاب

سے آپ کی خلافت کے آخری دنوں میں کچھ لوگ آپ کے مخالف ہو گئے تھے اور ایک یہودی نو مسلم عبد اللہ ابن سبا کی سازش سے جس کا مرکز مصر تھا فساد و بغاوت کے خیالات کو فزادہ بھرا دین بھی ہو چکے۔ ان مفسدون کی ایک بڑی جماعت بظاہر والی مصر کی تبدیلی کے لیے وہ بغاوت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے ادن کی درخواست قبول کی باوجود اس کے انہوں نے آپ کے خلاف ایک دوسری سازش کی۔ آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ آپ پر بانی بند کر دیا اور نہایت ظلم کے ساتھ روزہ کی حالت میں جبکہ آپ تلاوت قرآن فرما رہے تھے آپ کو شہید کر دیا۔ دوران محاصرہ میں انصار نے آپ سے عرض کیا کہ اگر آپ محکم دین ہم ان باغیوں کا قلع و قمع کر دیں۔ آپ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ میرے حکم سے مسلمانوں کا خون بہا یا جائے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ پھر خلافت سے دست بردار ہو جائیے۔ آپ نے فرمایا میں یہ بھی نہیں کر سکتا اس لیے کہ رسول اللہ نے مجھے فرمایا تھا۔ اے عثمان اللہ تم کو ایک قیص (صلوات) پہنائے گا اگر لوگ اس کو اتارنا چاہیں تو تم نہ اتارنا (ترمذی) حقیقت یہ ہے کہ آپ نے اپنے کو اتحاد اسلام پر قربان کر دیا اور باغیوں پر باوجود قدرت کے تلوار نہ اٹھائی۔

ﷺ رسول خدا کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ یکے بعد دیگرے آپ کے نخل میں آئیں

اسی لیے آپ کا لقب ذوالنورین ہوا۔

کہ بینم بہ اسلام زیب و فرش	دلہ می فسنزاید بہ مہر اندرش
چو خورشید رخشان دلش تابناک	بہ عثمان ہمہ فرودار پاک
اذان سینہ ام شد ہمہ گلستان	بہ مہر اندرش نزہت صد چنان
نیاید عجب نے کہ وصفش محال	ز فانی اگر وصف آن ذوی کمال
زبان فلک نیندگر وید لال	بہ تقریر عظیم آن خوش خصال

صفات قدسیہ امیر المؤمنین امام المتورعین رہنمائے جہانیاں سورہ
رب العالمین مشکل کشائے اہل یقین اسد اللہ الغالب علی بن

ابی طالب رضی اللہ عنہ

بہ بیت حرم مولد شاہ دین	علی مرجع علم در قانتین
ز عینش روان عین عین یقین	مرا چشمہ فیض سالار دین
ہمہ سایہ اش در رو کبریا	ز لامش چہ پرسی کہ لام لوا
خدا مبدد وجود یا مرتضیٰ	دگر یاش این کنتہ گوید ترا
علی شمع بزم رسول خدا	علی جسمہ ذخار وجود و سخا
ز جودش بہ ہر کس رسید است بہر	ز جودش چہ بینی کہ ہر سوسے دہر

۱۰ فرمان بردار ۱۰ آپ حرم شریف میں پیدا ہوئے تھے۔

۱۱ مدائن کا سلسلہ چشمہ صابریہ آپ تک منسب ہوتا ہے۔

علیؑ بود سرمایہ عدل و داد
 بہ دوش نبی پائے آن ذوی شکوہ
 علیؑ بحر علم است و شیر خدا
 بہ یک حملہ خیر اکثاد است شیر
 ز شمشیر آن مرد میدان جنگ
 بہ یک نعرہ آتش دژ بر پردہ ہمہ
 ز تیغش ہمہ خون بہار و بہر جنگ
 ز تیغ شہنشاہ و دل دل سوار
 بود حسب شیر خدا بالیقین
 علیؑ بود علم زادہ شاہ دین
 علیؑ واقف علم است و ابر حق
 بہ نکر اندرش الجہتک و نبی
 علیؑ علم آہی ہمیش برگ و ساز
 بہر آن کس کہ خواہد خدا را شناخت

میرہ عز و نور شید نیکو نہاد
 کز ان بود اصنام یکسر ستوہ
 بہرے مرد میدان و خیر کشا
 گرفتہ بہ دژ آنکہ بودہ دلیر
 بہ غاب اندرون می تبرہ پنگ
 نماز شبان و نماز رومہ
 بہ دریا ز ہمیش بلرز دہنگ
 بر آفتابے داد از برگ و بار
 بے تشنہ دین مار سعین
 شفیع الائمہ سید القانتین
 بدے مطالع شمس انوار حق
 علیؑ لدنی دشس مرتقی
 بہ زہد و تقوی مرکز اہل راز
 بہ مرض ہمہ جان دل را بیاخت

۱۰ جب رسول خدا نے خانہ کعبہ کو تھون سے پاک کیا تو اپنے دوش مبارک پر حضرت علیؑ کو اٹھایا تاکر وہ تھون کو گرا دین ۱۱ تصوف اور زہد و اتقان میں آپ کا درجہ بہت بلند ہے۔ قرآن و سنت کے مطابق ساری توحید اور علم و حکمت کے بیان میں آپ کا نہایت ممتاز مرتبہ ہے۔ اکثر سلاسل تصوف کے آپ سرچشمہ ہیں ۱۲ آپ کے فیصلے عدل و حکمت سے بھرے ہوئے ہیں حضرت عمرؓ اکثر فرماتے تھے کہ ہماری جماعت میں قاضی بننے کی قابلیت علیؑ میں سب سے زیادہ ہے۔

کشادہ سوسے حق ہمہ رسم و راہ
 در اسرار دین ہر سوا کے کہ بود
 اگر بعبادت ہمہ ما یہ اشش
 ز نقش و نگار جهان آفرین
 علیؑ بود اما دشاہ اُمم
 علیؑ بدگل باغ بیت نبی
 چار اندار کان دین ہدا
 ہمین بود رسم نیاگان من
 خداوند تقدیس و گیتی پناہ
 علیؑ عقده اش را کشادہ نمود
 بہ زہد و تقویٰ برترین پایہ اش
 منقش و لاش مثل چرخ برین
 خداوند تجتیب و فضل و کرم
 معتمد و فضلش ہمہ متقی
 چہارم علیؑ بود شیر خدا
 کہ مہر علیؑ شان بہ جان و بہ تن

۱۵۔ رسول خدا کی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا آپ کے نکاح میں آئیں ۱۰ سالہ جب کہ سے رسول خدا نے ہجرت فرمائی تو اس رات میں اپنے بچہ نے پر حضرت علیؑ کو سلا گئے اور لوگوں کی امانتیں واپسی کے لیے آپ کے سپرد کر گئے جو آپ کی بڑی فضیلت ہے۔ آپ نے سرکار رسالت کے آغوش میں پرورش پائی جب رسول اللہ نے احلان نبوت فرمایا حضرت عیسیٰ کی عمر آٹھ برس ملل کی تھی حضرت ابوبکر کی اڑتیس سال کی اور خود سرکار رسالت کی چالیس کی۔ عورتوں میں ام المومنین حضرت خدیجہ سے پہلے ایمان لائیں۔ لوگوں میں حضرت علیؑ اور مردوں میں حضرت ابوبکر۔ شرف اولیت ایمان بھی حضرت علیؑ کے فضائل میں سے ہے۔ رسول اللہ نے تہذیب و تمدن کو جاتے وقت حضرت علیؑ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا تھا حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ عورتوں اور بچوں میں آپ مجھے اپنا جانشین مقرر فرماتے ہیں سرکار دو عالم نے فرمایا کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم میری طرف سے ایسے ہر جیسے ہارون موسیٰ کی طرف سے تھے مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ (بخاری۔ مسلم)۔

مناقب عالیہ اہل بیت رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

بہ در گاہ سالار با آفرین	بہ زینب وزینت چو چرخ برین
منقش ہمہ سوچو باغ چنان	بہ ہر گوشہ اش نزهت آسمان
ہمہ دور در گاہ مشاہدہ ام	بہ زینب و بہ زینت چو بارغ ادم
بہ سوروان نہر ما زینین	مثالے ازان قصر چرخ برین
بہ رنگ و بہ بو چار سو چون چمن	ہمہ خاک در گاہ مشک ختن
ہمہ ساکنانش ملائک صفات	بہ گفتار ریزند آب حیات

۱۔ اہل بیت عربی میں ازواج کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ فارسی میں اس کا ترجمہ اہل خانہ ہے یعنی بیویاں۔

قرآن میں بھی یہ لفظ اسی معنی میں مستعمل ہوا ہے جب آیت تطہیر **اِنَّ الْمَرْفِقِیْنَ اَفْضَلُ لَیْسَ مَا هَبْتَ عَلَیْکُمْ بِالْحَبِیْبِیْنَ**

اَهْلَ الْبَیْتِ وَکَلِّمْهُمْ کَلِمَ تَطْہِیْرًا (اسے اہل بیت (نبی) اللہ کو بھی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور رکھے

اور تم کو خوب پاک صاف بنا دے۔ پارہ ۲۲۔ سورۃ احزاب) ازواج بنی کے جن میں نازل ہوئی رسول خدا نے حضرت

علیؑ حضرت فاطمہؑ۔ امام حسینؑ۔ امام حسینؑ کو بھی سوائے حدیث کیا، اپنی کلمی میں لیا اور یہ دعا فرمائی۔ **اَللّٰھُمَّ بَیْرَہِ**

ہُنُقِ لَوْ کَانَ اَهْلُ بَیْتِیْ قَاذِھِبٌ مَّحْتَمٌ اِلَیْہِمْ وَکَلِّمْہُمْ کَلِمَ تَطْہِیْرًا (اے اللہ جو بھی میرے اہل بیت ہیں۔ ان سے بھی

ناپاکی کو دور رکھ اور ان کو بھی خوب پاک صاف کر دے) یہ آیت تطہیر ایک مسلسل مضمون کا جزو ہے جس میں خدا نے ازواج

بنی سے خطاب کیا ہے اور اس کا سلسلہ کئی آیت پہلے سے شروع ہوا ہے۔ ان آیات کے نازل ہونے ہی رسول خدا اپنی

ازواج کے پاس تشریف لے گئے اور یہ آیتیں سنائیں۔ سب نے یہی کہا کہ ہم تو اللہ اور اس کے رسول اور آخر کے طالب ہیں جس سے

آپ بہت خوش ہوئے۔ ازواج بنی کو اس کا یہ افہام ملا کہ خدا نے رسول کو ان کے طلاق لینے کی ممانعت کر دی جب

آیت تطہیر نازل ہو چکی رسول خدا نے ان جاہلون حضرت منکرہ بالاکے تطہیر کی دعا مانگی اور ان کو بھی اہل بیت میں

داخل فرمایا۔

زبان شان ہمہ موج اسرار دین
 برین لوح اسرار روئے زمین
 ہمہ نیکوی نقش در اہل بیست
 خداوند دانش بہ عترت و شان
 کہ گفتہ سلا مش خداے جلیل
 خدیجہ همان صاحب عترت و جاہ
 نوازش نمود است آن سرفراز
 سرافگندہ گردش کند آسمان
 ہمہ زہد و تقواش بد مژدہ ری
 جز از نیکوی سید المرسلین
 نبی الوری شاہ جن و بشر
 سوئے بلغ جنت بہ فرمان رب
 بہ حکم خداوند لیل و نہار
 شہ انس و جان بجز جو و کرم
 بد سے شادمان زوئی الورا
 بہ ہر امر بد تابع شاہ دین
 خداوند متسکین و فرخ نثراد

بہ دل شان ہمہ بحر عین الیقین
 نہ بیتند جز نقش جان آفرین
 فروہیدہ ذات است ہر اہل بیت
 خدیجہ شہر با تو ان جهان
 خدیجہ شدہ مہبط جبرئیل
 بہ از و ارج سالار گیتی پناہ
 رسول عرب را بہ ہمد نیاز
 ز تعظیم آن با تو با تو ان
 بہ ہر کار و کرد ہمہ برتری
 ندیدہ ازان بانوے پاک دین
 پسندیدہ ہر کار زان خوش بیز
 چورفت آن دل آرام شاہ عرب
 شدہ و نعت صدیق ذمی اقتدار
 مہ ہمد وصل رسول اعم
 ہمیشہ کہ بد مبدرا لیت
 مر آن بحر ثواب عین الیقین
 بد سے عایشہ و نعت بو بکر راد

۱۱۱۱ ام المؤمنین حضرت خدیجہ کو خدا نے حضرت جبرئیل کی معرفت سلام بھیجا (بخاری - مسلم)۔

۱۱۱۱ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کا لقب ہے۔

کمزور راہ یزدان ہوید اشد است	ز صدیق صدیقہ پیدا شد است
بہ بیت نبی باہمہ عنبر و شان	چو صدیقہ شد بانو بانوان
بہ تطہیر صدیقہ بے شک و ریب	کے آیت برکت آمد ز غیب
گوا شد مدلل حداد و نگار	بہ تطہیر صدیقہ روضہ روزگار
بہ ہزمت شدہ مثل چرخ برین	ز صدق و صفائش دل شاہ دین
کز ان مشکل دین آسان نمود	تیمم ز صدیقہ دار و وجود

۱۱ غزوہ بنی مصطلق میں آنحضرت کے ساتھ ام المومنین حضرت عائشہؓ ہم سفر تھیں۔ واپسی میں آپ کا ہار گم ہو گیا۔ تلاش میں آپ کو دیر ہو گئی۔ قافلہ روانہ ہو گیا اور آپ پیچھے رہ گئیں۔ ایک صحابی نے جو گری بڑی چھینا کی دیکھ بھال کے لئے قافلہ کے پیچھے رہا کرتے تھے آپ کو اپنے ادنیٰ پر سوار کر کے منزل پر پہنچا دیا۔ منافقین نے حضرت ام المومنینؓ کے خلاف سخت فحش پردازی کی اور نعمت نگالی جس کے صدمہ سے آپ بیمار ہو گئیں۔ آخر خود خدا نے آپ کی عفت و عصمت کی شہادت دی اور سوئے نوز میں آپ کی پاکی اور ہرارت میں آستین نازل فرمایا۔ اور ان لوگوں پر سخت عتاب کیا جو اس افواہ کے پھیلائے میں شامل تھے (پارہ ۱۰ - سورہ نور)۔ یہ آپ کے شرف و بزرگی کی ایک بڑی خصوصیت اور روشن دلیل ہے (صحیح بخاری مسلم)۔

۱۲ ایک بار رسول خدا کے ساتھ ام المومنین حضرت عائشہؓ سفر میں تھیں۔ جب قافلہ ذات الجیش میں پہنچا آپ کا ہار کہیں ٹوٹ کر گر پڑا۔ رسول خدا نے ایک آدمی ہار کی تلاش میں بھیجا۔ جہاں قافلہ ٹھہرا تھا اتفاق سے وہاں پانی بالکل نہ تھا صبح کی نماز کا وقت آ گیا۔ لوگ پریشان تھے۔ اس موقع پر آیت تم نازل ہوئی (سورہ نبا) اور مسلمانوں کو حضرت عائشہ کی بدولت تیمم کی اجازت عطا ہوئی۔ جب قافلہ روانہ ہونے لگا اور اونٹ اٹھایا گیا ہار اس کے نیچے ملا۔ (مسند ابن فضال - صحیح بخاری)۔ یہ بھی آپ کے شرف و امتیاز کی ایک بڑی خصوصیت ہے۔

و لیس بڑھمہ لوح اسرارہ دین
 بہر کار بدمایہ بخسردی
 رسول خدا سرور ایش و جان
 ہمہ ائمہ اتہانت ہمہ مومنین
 بے ہر یکے مایہ بخسردی
 مرتین بہ تصدیق بڈ قول شان
 ہمہ تابع حکیم خیر البشر
 ز انعام تطہیرہ خلق دہر
 ز بانفش ہمہ موج علم المقین
 سخواندہ گئے نقش لوح بدی
 بہ جان و بہ دل بڈ بر و ہر بان
 منور دل شان ز مصباح دین
 ہمہ کار شان نیک و دور از بدی
 بہ فعل اندرون شان ہمہ عز و شان
 بہ ہر نیکی و در جهان مشہر
 ہمہ بانوان رافراستا دہر

ﷺ نے خدا نے ازواج مطہرات کو مسلمانوں کی بان فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا أَهْلًا﴾ (بنی
 کی بیویاں ایمان والوں کی مائیں ہیں۔) (پارہ ۶۱ - سورہ احزاب) ازواج مطہرات کے متعلق خدا کا دوسرا حکم یہ ہے۔
 ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا أَهْلًا﴾ (اور نہ نکاح کرو بنی کی بیویوں سے اور ان کے بعد کہیں۔) پارہ ۲۲ - سورہ
 احزاب) یہ دونوں حکم بھی ازواج مطہرات کی بڑی تفصیلت پر دلالت کرتے ہیں۔

ﷺ آیت تطہیر میں جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے خدا نے اہل بیت یعنی ازواج بنی سے خطاب کیا ہے۔ یہ کسی
 مسلسل آیتیں ہیں جن میں خدا نے پہلے تو ازواج مطہرات کی آدائش کی ہے اور پھر ان کو تعلیم کے طور پر دنیا
 آختر پر بیزار گاری۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت و ظہر کے متعلق نصیحتیں کی ہیں اور
 فرمایا ہے کہ ان باتوں پر عمل کرنے سے ہم تم سے گندگی کو دور رکھیں گے تم کو پاک و صاف کر دیں گے اور کوئی عورت
 مرتبہ میں تمہاری بلہ بری نہیں کر سکتی چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ كَسْبُكَ كَالْحَدِيثِ مِنَ الْحَيَاتِ﴾ (اسے
 رسول کی جو یہ تم اور (معمولی) عورتوں کی طرح نہیں ہو یعنی تم تمام عورتوں سے بہتر ہو۔) پارہ ۲۲ - سورہ احزاب) اسی آیت
 تطہیر کی وجہ سے ازواج بنی کے ساتھ مطہرات کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور ان آیات سے ازواج مطہرات کی بڑی تفصیلتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

کہ ہستند ایشان ستودہ صفات
 بہ شرم و حیا مرجع اتقا
 ز عسل لدنی ہمہ پڑا اثر
 ہمہ اہل در اہل بیست نبی
 بچونی تو از فاطمہ رازدہر
 رہ شتیدہ سوے احکام دین
 دلش مبدد صدق و حق ایقین
 ہمہ آنچه چونی بہ دین اندرون
 ہمانا کہ بدجسز و ذات نبی
 بہ جنت کہ بود است برتر مقام
 علی کرد اسلام ارتنگ چین
 علی بود ضیغم بہ میدان جنگ
 بہ دشمن گزائی مرآن شیر نر
 بہ یک مشت آن مرد روز و غا
 ز شمشیر حسین گردون جناب
 ز حسین گرمی برانم سخن
 مرآن بہر دو فرزند خیر البشیر
 یکے بڈاگر صفد بر روز رزم

چو مریم بہ ہر سو ہمہ پاک ذات
 بہ ہر امر ممنوع - شان پارسا
 بہ آگاہی راز حق مشتہر
 امام المہدی چون نبی مشقی
 بہ ہر نکتہ اش می بگرد و پھر
 بہ دین اندرون بود جبل المتین
 چو صدیقہ بڈ مرکز پاک دین
 بہ ہر نکتہ اش شتیدہ رہ ہمنون
 ازان شد چو سالار دین مشقی
 مٹہ بانوان نبوت خیر الانام
 فرودہ از و کار سالار دین
 بلرز دز نامش بہ دریا ہننگ
 نہ می داشت پرواز تیغ و تبر
 فگندہ ہی گشت تراژو با
 بہ جان بڈسیہ دیور ایچ و تاب
 فتد لرزہ در جسم حریخ کہن
 بڈندے بہ رفعت چو شمس و قمر
 دگر بود ابر سحرنا وقت بڈرم

<p> بہ بزم اندرون چہر شان گلستان مر آن ہر دو سالار گردون شہنم ہمسانا کہ بودند چون انگبین و گردست ابر سے بڈاز سہم و زر بجوئی نہ یابی بہ وہم و خیال میہ نوجوانان باغ چنان ہمہ محبت تواج جود و سخا رحیم و کریم و عقیل و فہیم سعید الزمان مرو نیکو خصال چستہ صفات اند و فرخ نہاد ہمہ سعد و مسعود و اہل بیت </p>	<p> بہ بزم اندرون ہر دو شیر زبان بہ میدان بزد سے چو شیر اجم بہ گفت اندرون ہر دو شاہ گزین بہ یک دست شان بود تیغ و تبر بہ ڈہرا اندرون گزہر و دوشال حسین و حسن با ہمہ عز و شان ائمہ و گر صاحب ارتقا ہمہ اہل بیت رسول کریم ہمہ مخزن علم بے قیل و قال ہمہ اہل بیت اند با عدل و داد سیاوت شدہ ختم بر اہل بیت </p>
---	---

۱۰۰ حدیث ہے کہ حضرات حسینؑ نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔



حکایت

شہنشاہ جہان گیر رحمتہ اللہ علیہ

جہان گیر بید شاہ روئے زمین
 بہ داو و دہش بید شہ بے نظیر
 بہ پیشش سراگندہ شاہان ہمہ
 بہ عدل اندرون بود کس لے وقت
 شان بود آن شاہ گردون سیر
 بہ گرگان زگرگی مانندہ نشان
 بہ نطالوم بید زہت گلستان
 ز عدلی شہنشاہ فرخ شیم
 بہ رزم اندرون بود شیر عین
 بہ حسن اندرون بید عدیم الممال
 زخش بود در رنگ بارغ چنان
 بہ جرات ہسانا کہ شیر زبان
 لبش بود در یاسے مار معین
 فروزندہ تخت و تاج و نگین
 بہ امر و نہی بید بشیر و نذیر
 کہ او بید شان باو شاہان رزمہ
 چو کاوس بید شاہ پیر و زہت
 گلہ بید ہمہ شاد و گرگان اسیر
 شکستہ ہمہ زور دست دوان
 پے خرمن ظلم برق ہسان
 ہمہ دہسہ گردید بارغ ارم
 بہ بزم اندرون لطف جان آفرین
 دو چہر ش فروزان چو بذر الکمال
 کمان کش دو ابروش د مژگان سنان
 بہ تن اندرون بود سپیل دان
 بہ گفتار شیرین ترازا نگین

فروزان شد شاه پیر و زمند
 به فرمان او آسمان برین
 به عهدش همه شاد و خرم جهان
 یکے کرد زنجیر از زرناب
 هر آن کس که از ظلم گشته تپاه
 کشید مر آن سبک تا ازان
 به یک زنگنه بست زنجیر بود
 به آواز آن زنگنه شهر بار
 ز زنگوله چون شه خبیر یافته
 بکندے بن و بار بے داد را
 به عهدش نه بد نقش ظلم و ستم
 به عدلش همه ملک آباد شد
 ز بال سعادت شهر دادگر
 رعایا از و شاد و خوشترم همه
 کندش رسیدے به چرخ بلند
 به عهدش همه کوه مهد نشاط
 چنین شاه مسترخ ز مادر نه ز او
 چو خورشید رخشان به تخت بلند
 به حکم اندرونش زمان و زمین
 به رود و به نغمه کمان و همان
 ز قصرش بیا و بخت تا ز کس آب
 ز هر سوش بست شدے رسم و راه
 رسیدے خبر سوے شاه جهان
 کزان بود در عدل بست و کشود
 برون آمدے از درون حصار
 به کار بستم دیده پر دانسته
 شتر دے همه نقش جور و جفا
 همه کشورش بود باغ ارم
 ز تیغش سر ظلم بر پادشاه
 به پندمان بران بر بستر دپر
 که او بدش بان و رعایا رسد
 ز گززش سر کوه بد مستند
 به دشت اندرون فرش از انبساط
 بود تا بهسان نامش آبا و باو

تعشق سعد الشہر خان کو تو ال بازن ہندو کے کتھا

چہ پرسی و سعد الشہر نا بکار
 عس بود در شہر آن بد بیتر
 بہ جور اندرش شہر گشتہ تباہ
 بہ جہل اندرون بود و لوی مزید
 ز بے داد او شہر و بیچ و تباہ
 بہ مردار خواری شدہ شہر
 بدان را از و بدم ہمہ ساز و برگ
 ہمہ فتنہ انگیزند بکار او
 یکے روز می گشت کن زشت خو
 حسینے لب با ہم آمد ظنہ
 حسین بود چندان چہ گویم ترا
 زش ماہ می دید گر بے نقاب
 بہ چہر ش کمند و زلف سیاہ
 میخ او بہ زلف سیاہ اندرون
 قدش بود مانند سر و بلند
 بدین حسن و خوبی بید آن پارسا
 بہ شوے خودش ہر وقت تمام

ہتا بہ طبعش ہمہ زہر مار
 بہ ظلم اندرش شہر زیر و زبہ
 ز جور کش کسے رانہ بدم و راہ
 بہ نجیب و سخاست چو خاک پلید
 خرابات آباد و معبد خراب
 بہ ظلم اندرون بدم بہ گیتی مسر
 بہ تیکان ز جورش ہمہ روز مرگ
 بدین فتنہ بدم گرم بازار او
 بہ شہر اندرون چار سو کو بہ کو
 ہا تا کہ بدم آن شش بہ قمر
 زش بود تا بندہ شمس الضحی
 ہی رفت از شرم اندر حجاب
 ہی داشت در بند خورشید و ماہ
 تو گوئی کہ یوسف بہ چاہ اندرون
 نقادہ ازان سر و چپان کند
 بہ اخلاق نیکو بدمش متکا
 بہ ہر شہر درون شہرہ خاص و عام

اگر چند شویش به بیمار بود
 نه پیر و زایش بد به دژ و کسر
 شب و روز در در و تمیاز بود
 ولیکن شب و روز آن مه حال
 بدی ماه شوے آن خوش خصال
 بت ماه و پیش آن پیر زن
 مر آن پیر زن هم بران بے گمان
 چو سعد شد و بد آن رخ حور زاد
 درین کار و دلاله برگزید
 شب و روز می برد آن بخصال
 اگر چند دلاله ابلیس بود
 ولیکن تنفش همی کرد از د
 جهان مادر شوے را گفت راز
 چو آگاهی آمد بر پسر زن
 چنین رے زد آن زن خوش خصال
 سفر با یدم کرد ازین جا نگاه
 چو آگاهی آمد ز راز سسر
 به بریم اندرون گفت آن نابکار
 یکے پیر مردش پرستار بود
 نه بودش زرد و سیم بست و کشود
 ز د و بر فلک بود تفتنه جگر
 به سعی و تر د و در ا کار بود
 ز رویش همی جست فرخنده فال
 به زهد و به تقوی زبیده مثال
 پرستار فرمان به جان و به تن
 شب و روز چون مادرش مهربان
 دلش مبتلا شد به بست و کشاد
 که در حسل اشکال گرد و کلید
 به نزد پری روز به سر گونه مال
 همه مبد و مکر و تلبیس بود
 که بدستی آن بت ماه سر
 که تا بسنگ در از را برگ و ساز
 شده مرغ بے بال دام سخن
 که اکنون وطن شد جهنم مثال
 که تا آبرویم نگر و دستباه
 بر آن مرد بیوده و پسر سیر
 که آرم به خود گر بود در حصار
 چو یک پاره از گفتگویش شنود

سو پیر زن رفت اندوھناک
 مریخ پیر زن شد ز گفتار زرد
 کہ آنکہ شد از آبر و نا امید
 تو امشب برو سوسے شاہ جهان
 چنان چون ترا نزد شاہان سزد
 خدا آبرویت بدارد بجاسے
 کہ شہ بر کنن پنج و یار بدی است
 زہر نیک و بدی بدارد زہر
 چو خورشید دارد ہمہ دست گاہ
 همان پہ کہ پیشش برم زد و گلہ
 ہماناش آرم بر آواز خویش
 بد بد کنشش را بہ پستی زدند

بترسید از ہم بزدان پاک
 شنو وہ ہمہ گفت آن نیک مرد
 بلرزد بر خود چو یک شلخ بید
 بت ما بہر و گفت کاسے ہریان
 بگو آنچہ بگذشت از نیک و بد
 زن پیرہ سرگفت این است رائے
 سر شام رفتن مرالابدی است
 خداوندی ہوش است آن خوش سیر
 نیاگان او شاہ و اونیر شاہ
 شبان است مارا و ما چون گلہ
 بر او بخوانم ہمہ را از خویش
 بدین راسے خرمند ہر دو شدند

بہ شکار گاہ رفتن شہ شاہ جهان گیر مع ملکہ نور جهان بیگم

کہ روز سے جهان گیر شاہ جهان
 کہ می زیدش فرخورد شید و ماہ
 بیامد شدہ اسپ مانند باد
 دخشید بر اسپ مانند ہور
 زہر سو بر آمد کیے رخشند

چنان خواندم از نامہ خسروان
 شہ شیر دل خسرو دین پناہ
 بہ پشت سمند آن شہ کے نژاد
 خداوند گیتی شہ پیل دور
 پھوشید لشکر سیلج ستیز

زهر سو به درگاه شاه و لیس
 گئی نامور با سپاه گران
 په صحرا بیامد به یوز و پلنگ
 سنگان نیز بر دند با خود هزار
 درخشان همه برق تیغ بیان
 همه باز و شاهین و جسنده هزار
 پلنگان جستن چون شیر ز
 گل و لاله هر سو به کوه و به دروغ
 بنفشه همه رشته بر چار سو
 بے شکل پر میوه در کو هسار
 چنان از خوان بُد به دشت اندون
 بُد کوه رنگین به رنگ چنان
 ز سنبل چه پر سی عروس بهار
 همه ترمی بُد به خیسر گاه
 همه مرغ و طاووس در کو هسار
 به دریا درون مرغ و ماهی همه
 چو دیدند هر سو رسته بُد رنگ
 گئی نامور در همه کوه و دشت
 به تیر و به شیشه شیه نامدار

همی کوس غسرید برسان شیر
 به دشت اندر آمد شکار را گلخان
 چو شیران بُدند آن همه تیز جنگ
 همه تیز دندان ز بهر شکار
 ز نیزه همه دشت بُد نستان
 پلنگ و سیه گوش بُد بے شمار
 بر آهوشده بسته راه گذر
 همه کوه و صحرا چو روشن چراغ
 ز بوی سمن بُد هوا مشک بو
 همه دشت رنگین چو روئے نگاه
 هوا سرخ گشته زمین لاله گون
 همه دشت و صحرا گل و گلستان
 پراگنده مشک تتر به عذار
 ز بهر خداوند خورشید جاہ
 به هر جا پے گور جائے شکار
 به هر سو بے دشت پراز رسته
 کشادند ز خیسر یوز و پلنگ
 به هر سو شکار را گلخان می گذشت
 همه گور و آهونوده شکار

شبه نامور نیز نور جهان
 به هر سوئی رفت در دشت و کوه
 هوا بد پُر از باز و صحرای همه
 ز تیر و ز نیزه بهارید خون
 سواران به تیر و به نیزه همه،
 ز شاپین چه گویم که در مرغ زار
 همه دشت و صحرای که بدینستان
 ز پرتیدن باز به سر شکار
 به هر سو به صحرای و در دشت و کوه
 ز نخی پُر توده در کوه و دشت
 به فرمود سلطان و الایار
 فروزند آتش به صحرای همه
 کباب گوزنان به باده خوردند
 بے جشن کردند در مرغ زار
 بدین نغمه هر باده خور بود شاد

بے شاد و خرم شکار افغانان
 ابا ماه رو خسرو دین پزوه
 پُر از یوز در جستجوی همه
 همه کوه و صحرای شده لاله گون
 فلک دند در دشت هر سو همه
 همه کباب و در آج کرده شکار
 ز خون گوزنان شده نستان
 ز خون بود هر سو هوای لاله زار
 بے گور و آهو گرو با کرده
 به هر سو شده بستان راه گزشت
 که همیزم بیارند از کوه سار
 بستانند در آج و کباب همه
 سوے شادمانی همه بگردند
 شده دشت و صحرای به رنگ بهار
 دل شاه فرخنده آباد باد

بازگشت شهنشاه و ملکه از شکارگاه

چو طاقس گردون همه تیرید
 تبر سید و از گشت صحرای پدید

له از پرشتن - له آفتاب -

چو هر مرغ را دید حالت تباه
گرفته شب تیره رو سے جهان
نه پذیروشنائی به دهر اندرون
به حکم شاهنشاه ذی اقتدار
بیامد به پیل آن شه دین پناه
شهنشه چو آمد ابر پشت پیل
همه لشکر شاه گردون شکوه
پذیرا شدندش سران چارو
یل نامور شاه گیتی پناه
زهر سوکنسیران خسرو پست

به مغرب نهان شد زهر پناه
شده تیره گیتی چو اهر نشان
همه کوه و صحرای شده فیرگون
به پیلان ز چرخ پیر گردند باد
تو گویی شب تیره رخسید ماه
شده پیل کشتی در پائے نیل
سوی سمر آمد گروه با گروه
تا شاکنان مردوزن کو به کو
بیا یوان بیامد چو خورشید و ماه
پذیران شدندش ز جای شست

زنجیر عدل

بفرمود بانوس شاه جهان
که جنبید زنجیر و افتاد شور ^{گند}
به بانو چنین گفت شاه جهان
ز بے داد و ظالم که گردو تباه
اگر چند خسته شد استم به دشت
عدالت بنخواهد همی برگ و ساز
بنخواهم شدن سوے مظلوم زود

زارانش خوان به خوا لیگران
به ابرو گره زدوشه پیل زود
که لے مایه لطف و آرام جان
بنالدستم دیده داد خواه
ولیکن کتون راه آرام بست
مرا کرد باید پژوهش به راز
که بیستم دلش را که زنجیر نمود